سلسلۂ اشاعت 186

امام حسین علیہ السلام کی شہادت
اور دستور اسلامی کی حفاظت

مصنف

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی و
آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی طاب ثراہ

ناشر

ڈیجیٹل لائبریری آف نور ہدایت فاؤنڈیشن

امام باڑہ غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳ (یوپی) انڈیا

نام کتاب : امام حسینؑ کی شہادت اور دستور اسلامی کی حفاظت

مصنف : مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی و آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی طاب ثراہ

تاریخ وسنہ اشاعت (آنلائن) ۷/ جنوری ۲۰۲۰ء

ناشر : ڈیجیٹل لائبریری آف نور ہدایت فاؤنڈیشن

مدیر : سید مصطفیٰ حسین نقوی اسیفؔ جائسی

نائبین مدیر: بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی

سید قائم مہدی نقوی تذہیبؔ نگروری

فیروز علی کوپا گنج مئو (تزئین کار)

عظمت علی مبارکپوری

امام باڑہ غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ،

چوک، لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳ (یوپی) انڈیا

عرض نور

علم وادب کی دنیا میں 'ماہنامہ' کی اپنی ابلاغی اہمیت ہوتی ہے۔ یہ 'جلد بازی کے ادب' صحافت میں ایک حد تک استقامت کا رنگ بھر کر اسے علمی وادبی متانت کا قابل توجہ بنا دیتا ہے اور 'کتابی' انداز کی پذیرائی اور یادگاری کے قریب تر کر دیتا ہے۔ کچھ یہی وجہ ہے کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں علمی وسائنسی تحقیقی مجلوں میں ماہنامہ کا غلبہ قائم ہے۔ ایسے مجلّے عموماً اختصاصی ہو گئے ہیں اور اپنے معیار ومقدار کے لحاظ سے بڑے معتبر وموقر ہو چکے ہیں۔

دینی وملی ماہنامہ جو بنیادی طور پر اختصاصی ہوتے ہیں، ان کی بھی اپنی روایت رہی ہے اور اپنا خاص مقام۔ اردو زبان میں برصغیر ہند میں ایسے ماہناموں کی تاریخ قدیم بھی ہے اور درخشاں بھی۔

ماہنامہ 'شعاع عمل' ایسے ماہناموں کی صف میں شامل ہونے والا نسبتاً تازہ اضافہ ہے۔ پھر بھی یہ اپنی اشاعت کی 'صدی' برسوں پہلے مکمل کر چکا ہے اور 'دوسرے عشرہ' کی تکمیل کی طرف اپنے استقلال کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ اس 'کم عمری' میں اپنے نمود اور بلوغ نظر کے جھنڈے گاڑ چکا ہے۔ ساتھ ہی کئی جہات سے اپنے امتیازات اور خصوصیات ثبت کر چکا ہے۔ 'شعاع عمل' میں ابتدا سے معیاری علمی وتحقیقی مشمولات کے ساتھ 'یادگاری' کا عنصر نمایاں رہا ہے۔ علم وقلم کی نوابغ روزگار ہستیوں کی یادگار زمانہ مضامین کے ساتھ اس کا ہر شمارہ یادگار اور قابل قدر رہا اور مقبول عوام وخواص بھی۔ اسی یادگاری کے عنصر کے پیش نظر اس کے مطبوعہ ومطبوع عام معیاری مضامین کو ایک ایک کر کے سرِدست نور ہدایت فاؤنڈیشن کی آن لائن ڈیجیٹل لائبریری سے سالکانِ راہ تحقیق کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

زیرِ نظر پیش کش بھی مذکورۂ بالا سلسلہ کی ۱۸۴ ویں کڑی ہے جس کا موضوع امام حسینؑ کی شہادت اور دستور اسلامی کی حفاظت ہے۔ اور جس کے مصنف مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی و آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی طاب ثراہ ہیں۔

امید ہے، ہمارے اہل ذوق و نظر قارئین کرام ہماری اس پیش کش کو بھی شرف قبولیت اور ہمیں اپنے مفید آرا سے سے نوازیں گے۔

سید مصطفیٰ حسین نقوی اسیفؔ جائسی
دبیر مؤسسۂ نور ہدایت، لکھنؤ

❁❁❁

امام حسینؑ کی شہادت اور دستور اسلامی کی حفاظت

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی و آیۃ اللہ العظمیٰ سیّد العلماء مولانا سیّد علی نقی نقوی طاب ثراہ

امام حسینؑ کی شہادت دستور اسلامی کی حفاظت کے لئے تھی امن کے زمانے میں شریعت موجود تھی لیکن دستور کی روح بدل دی گئی تھی شہادت امام پر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی ایک تقریر
(دعوت دہلی، ۱۰؍جولائی ۱۹۶۰ء)

۲۶؍جون کو ٹمپل روڈ (لاہور) پر واقع ایک کوٹھی میں، جس کے مکین ایک شیعی المذہب ایڈوکیٹ ہیں ایک مجلس منعقد ہوئی شامیانوں کے نیچے کوٹھی کے لان میں دریاں بچھی ہوئی تھیں، اور شیعہ حضرات سے زیادہ سنّی بیٹھے تھے کیونکہ اخباروں میں اعلان ہو چکا تھا کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ''مقصد شہادت'' کے موضوع پر تقریر کریں گے۔ اتفاق سے موسم بھی نہایت خوش گوار تھا۔ رات کو ہلکا سا ترشح ہو چکا تھا، اور صبح کے ساڑھے سات بجے آسمان پر ہلکا ہلکا سا ابر سایہ افگن تھا، جلسہ گاہ میں بجلی کے پنکھوں نے فضا کو مزید خنکی بخش دی تھی۔ ایسے عالم میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔

خطبۂ مسنونہ اور حمد و نعت کے بعد فرمایا

''آج محرم الحرام کا آغاز ہے اور میرے سامنے جو حضرات جمع ہیں، ان میں شیعہ اور سنی دونوں ہی ہیں اور وہ اس وجہ سے یہاں آئے ہیں کہ انہیں اہل بیتؑ اور امام حسینؑ اور اسلام سے دلی محبت ہے اور وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کربلا میں جو واقعہ پیش آیا تھا، اس کے پیچھے

وہ کیا مقصد تھا جس کی خاطر امام عالی مقام نے، نہ صرف اپنی جان دے دی، بلکہ اپنے اہل وعیال کو بھی کٹوا دیا۔ سوال یہ ہے کہ آخر امام عالی مقام یہ قدم اٹھانے پر کیوں آمادہ ہوئے؟ کیا اس وقت ملت کا دین بدل گیا تھا، اس نے اسلام چھوڑ کر کفر اختیار کر لیا تھا؟ کیا لوگ خدا کو ایک ماننے سے منکر ہو گئے تھے؟ کیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے منکر ہو گئے تھے؟ ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں تھی۔ جو بات ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ ملک کا دستور بدل دیا گیا تھا، اس کی روح بدل دی گئی تھی، اس کا مقصد بدل دیا گیا اور ترک کر دیا گیا تھا اور امام عالی مقام اس صورت حال کی اصلاح کے لئے اٹھے تھے۔

جس دستور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی ریاست قائم کی تھی، اور جس پر خلافت راشدہ کے دور میں سلطنت کا انتظام چلتا رہا تھا اس کی بنیاد یہ تھی:-

ملک خدا کا ہے، وہی قانون دینے والا ہے، وہی اصل مالک و آقا ہے اور حاکم، جس کے ہاتھ میں انتظام امور کی باگ ہے۔ وہ اللہ کی حاکمیت کو قائم کرنے اور اس کے قانون کو نافذ کرنے پر مامور ہے۔ ملک کا قانون اس لئے نہیں کہ حاکم اسے عوام پر نافذ کرے، بلکہ وہ اس لئے ہے کہ حاکم اور محکوم، رعایا اور راعی دونوں پر یکساں نافذ ہو۔'' اس کا دوسرا اصول یہ تھا کہ حاکم عوام کی رائے سے برسر اقتدار آئے لوگ اس کو اس حال میں اپنا امیر اور حاکم مقرر کریں، جبکہ ابھی وہ برسر اقتدار نہیں آیا ہے اور اس کے بعد اس کی بیعت کریں، وہ اس طرح لوگوں سے بیعت نہ لے کہ برسر اقتدار آجائے اور پھر لوگوں سے ووٹ لے، ایسی حالت میں اس کی مخالفت کون کرے گا اور اس کی بیعت کون نہ کرے گا۔ ظاہر ہے کہ کوئی صالح اور متقی اور ذمہ داری کا احساس رکھنے والا اقتدار کو اس طرح لپک کر نہ لے گا۔ بیعت کے ذریعہ برسر اقتدار آنا ایکشنے ہے، اور برسر اقتدار آ کر بیعت لینا

دوسری شئے حضرت حسینؑ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ گاڑی کا رخ بدل گیا ہے، اب پہلے لوگ بر سر اقتدار آئے ، اور پھر انہوں نے لوگوں سے بیعت لی۔ اسلامی دستور کی تیسری بنیاد ''شوریٰ'' ہے قرآن میں بھی ''امرھم شوری بینھم '' کا ارشاد آیا ہے۔ اس کا صحیح اسلامی طریقہ یہ ہے کہ قوم میں جو لوگ اہل الرائے علم، امانت اور تقوی کے اعتبار سے معتمد علیہ ہوں، ان کو ساتھ لے کر کام کیا جائے، رسول اللہ ﷺ کا یہی طریقہ تھا، لیکن شوریٰ کا ایک دوسرا غلط طریقہ ہے، اور وہ یہ کہ ہاں میں ہاں ملانے والوں میں سے شوریٰ کا انتخاب کیا جائے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ صحیح طریقہ بدل کر غلط طریقہ اختیار کر لیا گیا ہے۔ اب شوریٰ تو موجود ہے، مگر اپنے ہی خاندان کے افراد سے، اپنے ہی متوسلین سے، اپنے ہی فوجی سالاروں سے، اپنے ہی مقرر کئے ہوئے حکام سے منتخب کی گئی ہے۔ یعنی کچھ صاحب غرض ہیں، جو برسرِ اقتدار آ گئے ہیں اور انہوں نے صاحب غرض لوگوں کو اپنا مشیر بنا لیا ہے ظاہر ہے کہ جب صاحب غرض برسر اقتدار ہوں اور صاحب غرض ہی مشیر، تو وہ امت کے خلاف سازش ہی کریں گے۔ پھر دستور میں بیت المال کا جو اسلامی تصور پیش کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مال سب خدا کا مال ہے اور قوم کی امانت، حاکم اور امیر برسر اقتدار لوگ اس کے امین ہیں اور اس قوم پر صرف کرنے پر مامور اور اس کی پائی پائی کا حساب انہیں خدا کو دینا ہے۔ یہ حکمرانوں، عمال حکومت اور درباریوں اور خاندان کے افراد کا مال نہیں، اور نہ ان پر صرف کرنے کے لئے ہے۔ لیکن امام عالی مقام نے دیکھا کہ قوم کا خزانہ بادشاہ کے خاندان کی ملکیت قرار دیا گیا ہے گویا قوم ان کی باج گزار ہے۔ جو ان کو خراج دیتی ہے وہ ان سے حساب پوچھنے کا حق نہیں رکھتی۔ اس کے متعلق کہ یہ مال کہاں سے آیا، کیسے آیا، اور نہ صرف کے متعلق کہ کہاں صرف کیا اور قوم کی حیثیت دودھ دینے والی گائے کی ہے جس پر ظلم

کر کے جتنا دودھ نچوڑ سکتے ہو نچوڑ لو۔

علاوہ ازیں دستور میں عدالت اور قانون کا اسلامی تصور یہ تھا:

''ہر شخص قانون کے تابع ہے، اس سے بالا نہیں کوئی خاندان، کوئی گروہ کوئی فرد ایسا نہیں جس پر قانون نافذ نہ ہو سکے۔ انصاف سب کے لئے یکساں اور بے لاگ ہو، اور سب پر نافذ ہو اور جج جب مقرر ہو جائے تو وہ اپنے علم اور صواب دید کے مطابق فیصلہ کرنے میں بالکل آزاد ہو اس پر دباؤ ڈالنے والا کوئی نہ ہو۔''

اس سے قبل صورت حال ایسی ہی تھی مگر اب جو تغیر ہوا تھا وہ یہ تھا کہ قانون اور عدالت کے دو تصور پیدا کر دئے گئے اوّل یہ کہ بادشاہ، خاندان، اس کے متوسلین اور حکام قانون کے لئے ہے ان کے لئے نہیں۔

اور دوسرے یہ کہ ایسے جج مقرر نہیں کئے جاتے تھے۔ جو فیصلہ کرنے میں آزاد نہیں تھے۔ ان کو اوپر سے چٹھیاں جاتی تھیں کہ فلاں مقدمہ میں اس طرح فیصلہ کیا جائے یعنی عدلیہ انتظامیہ کے ماتحت ہو کر رہ گئی تھی۔

یہ تھا وہ نقشہ جو دستور کے متعلق امام عالی مقام نے دیکھا کہ قائم ہو رہا ہے۔ اگر معاملہ اشخاص کا ہوتا تو صبر کیا جا سکتا تھا کیونکہ اشخاص کی عمر بہر حال تھوڑی ہوتی ہے، مگر وہ دیکھ رہے تھے کہ یہ نظام ہی بدل رہا ہے اور اگر غلط نظام قائم ہو گیا تو پھر اس کا بدلنا ناممکن ہو جائے گا اور حقیقت ہمیشہ کے لئے گم ہو کر رہ جائے گی۔

IMAM HUSAIN (A.S) KI SHAHAADAT AUR DASTOOR E ISLAMI KI HIFAZAT

BY

ABUL AALA MAUDOODI WA
AYATULLAHIL UZMA SAYYIDUL ULAMAA
MAUALANA SAYYID ALI NAQI NAQAVI TABA SARAH

PUBLISHER
DIGITAL LIBRARY OF NOOR-E-HIDAYAT FOUNDATION
IMAM BARA GHUFRAAN MA'AB, MAULANA KALBE HUSAIN ROAD, CHOWK,
LUCKNOW,226003(UP)INDIA
PHONE-0522-2252230,08736009814
EMAIL:noorehidayat@gmail.com
WEBSITE:www.noorehidayatfoundation.org